سے کے بھیم سین کی رکنیت بجٹ اجلاس کی باقی ماندہ مدت کے لیے معطل کر دی گئی - اس سلسلے میں طلبہ نے سری نگر میں مظاہرہ بھی کیا -

یوم آزادی کے موقع پر سری نگر میں پاکستان کی حمایت میں تیسرے روز بھی مظاہرے جاری رہے - پاکستان کے حق میں نعرے لگائے گئے اور جھنڈے بھی لہرائے گئے - مظاہرین اور بھارتی پولیس کے درمیان تصادم ہوا - پولیس تشدد سے کم از کم یک صد افراد زخمی ہوئے -

۱۴ اگست کو پاکستانی پرچم گھروں اور دکانوں پر لہرانے کے جرم میں ایک سو سے زیادہ کشمیری مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا - ان لوگوں کا تعلق جماعت اسلامی، اسلامی جمعیت طلبہ اور نیشنل فرنٹ سے تھا - یہ سلسلہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہے -

فوجی اور نیم فوجی سرکاری تنظیموں نے جھنڈے اتارنے کی مہم شروع کر دی - لیکن لوگوں نے جمع ہو کر مقابلہ کیا - زبردست لاٹھی چارج ہوا اور آنسو گیس استعمال کی گئی - درجنوں افراد زخمی ہوئے -

"پاکستان زندہ باد" "غاصبو! ہمارا کشمیر چھوڑ دو" اور "بھارت مردہ باد" کے نعرے بلند کیے جاتے رہے -

مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کا ایک منصوبہ عمل میں آ رہا ہے - اس کے تحت راجوری اور بڈگام میں ۸ ہزار مسلم خواتین کو بذریعہ آپریشن بانجھ بنایا گیا -

---

آسام میں ۱۹۸۳ء میں کئی ہزار مسلمانوں کے قتلِ عام کے بعد آسامیوں کے مخالفانہ رویے کی وجہ سے اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء کے بعد آسام آنے والے تمام غیر ملکیوں کو نکال دیا جائے گا - ۱۹۶۶ء سے پہلے جو لوگ آئے تھے ان کو نکالا نہیں جائے گا، مگر ان کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہو گا - ۱۹۶۶ء کے بعد جو بنگلہ دیشی آسام میں داخل ہوئے اُن کو بھی خارج کر دیا جائے گا - اس فیصلے کی زد میں ۳۵ ہزار افراد (بقول دیگر ۵۰ لاکھ) آئیں گے جن میں اکثریت بنگلہ دیشی